الخوارج کلاب اہل النار (ابن ماجہ)

السوط الشداد علی رؤس الاشرار

دیوبندیت

اپنی تحریروں کے آئینہ میں

از قلم

مناظر اسلام مولانا صوفی سردار احمد نشان نقشبندی

خطیب جامع مسجد نورانی۔ نورانی محلہ کامونکے (گوجرانوالہ)

ناشر

ب خانہ نزد نورانی جامع مسجد کامونکے

دیوبند کا مختصر تعارف

ابن عبدالوہاب کا روحانی فرزند اسماعیل بن عبدالغنی دہلی میں پیدا ہوا جس نے تقویۃ الایمان لکھ کر اپنے روحانی باپ عبدالوہاب نجدی کا خلف الرشید ہونے کا پورا پورا ثبوت دیا اس کے بعد ۱۲۸۳ھ میں ہندوستان کے قصبہ دیوبند میں مدرسہ وہابیت قائم ہوا۔ اگر لفظ دیوبند کو ذرا گہری نظر سے دیکھا جائے تو معلوم ہو جائے گا کہ دیوبندی کہلانے والوں کو لازماً انبیاء اور اولیاء کا دشمن ہونا چاہئے۔ کیونکہ دنیا میں سب سے پہلے لفظ دیوبند کا لقب قارون کے لئے استعمال کیا گیا۔ دیوبند قارون کا لقب تھا، پھر ایران کے قدیم بادشاہ جمشید کا لقب ہوا، پھر ہندوستان کے قصبہ کا نام ہوا۔

فیروز اللغات فارسی ص ۳۸۶ جلد ۱

اصلی دیوبند یعنی قارون کو کون نہیں جانتا؟ بے شک وہ نبی اللہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بدترین دشمن تھا۔ وہ آپ کی دعا سے زمین میں دھنسا دیا گیا۔ معلوم ہوا نجدی اور دیوبندی نظریاتی حق اور اہل حق کے دشمن ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کے طفیل مذہب حقہ اہل سنت و جماعت پر ہر مسلمان کو قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے
آمین ثم آمین بجاہ طٰہٰ و یٰسین

نیاز آگین

سردار احمد
۲۰ رمضان المبارک ۱۴۰۳ھ جون ۱۹۸۳ء بروز جمعہ

معاون حضرات

○ جناب ڈاکٹر لیاقت علی صاحب کاموکے ○ جناب ڈاکٹر محمد عمر صاحب کاموکے
○ جناب محمد سلیم صاحب سلیم برش ہاؤس کاموکے ○ میاں ظہور احمد سعید محمد اشرف رحمانی عثمانی
○ محمد مشتاق صاحب قلعہ دیدار سنگھ ○ محمد یوسف بٹ قلعہ دیدار سنگھ
○ شیخ اللہ رکھا صاحب پن باز کاموکے

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

اما بعد

ایک دیوبندی خارجی کا رسالہ بنام "بریلویت اپنی تحریروں کے آئینہ میں" نظر سے گزرا جو کہ فرقہ دیوبندیہ کی ترجمانی اور خباثت باطنی پر مشتمل ہے۔ جس نے مجھے قلم اٹھانے پر مجبور کیا تاکہ مؤلف کی جہالت اور بد فہمی کا وافی جواب دیا جائے۔ اور اختصار کے ساتھ مؤلف کی کذب بیانی اور غلط تاویلات کا قلع قمع ہو جائے۔ اور فرقہ وہابیت کا لباس پہن کر قوم کو دھوکا دینے والے خارجیوں کا پردہ علی الاعلان انکشاف ہو جائے۔ تاکہ اہل اسلام کو معلوم ہو جائے کہ کون افراد اسلام کے دشمن اور اسلام کے داعی کون ہیں؟۔ فیصلہ اہل علم حضرات ہی کریں گے جاہل سے ہمارا کوئی واسطہ نہیں۔ قارئین کرام! لیجئے اب جواب حاضر خدمت ہے۔

دیوبندی وہابی کی نقل کردہ عبارت از صفحہ ۲

اعزا سے اگر بطیب خاطر ممکن ہو سکے تو فاتحہ میں ہفتہ میں دو تین بار ان اشیاء سے بھی کچھ بھیج دیا کریں۔ دودھ کا برف خانہ ساز اگرچہ بھینس کے دودھ کا ہو، مرغ کی بریانی، مرغ پلاؤ خواہ بکری کا، شامی کباب، پراٹھے اور فرینی، بالائی، اُڑد کی دال مع ادرک و لوازم، گوشت بھری کچوریاں، سیب کا پانی، انار کا پانی، سوڈے کی بوتل، دودھ کا برف اگر روزانہ ایک چیز ہو سکے یوں کر دیا جیسے مناسب جانو مگر بطیب خاطر میرے لکھنے پر مجبور نہ ہو۔

وصایا شریف ص ۹، ۱۰

دیوبندی وہابی کی خیانت اور اصل عبارت

فاتحہ کے کھانے سے اغنیاء کو کچھ نہ دیا جائے۔ صرف فقراء کو دیں اور وہ بھی اعزاز اور خاطر داری کے ساتھ!

وصایا شریف ص ۱۰

دیوبندی وہابی ملاں نے مابعد تو نقل کردیا۔ لیکن ماقبل نہیں نقل کیا۔ یہی دیوبندی وہابی کی خباثت باطنی ہے۔ نقل کردہ عبارت سے صاف ظاہر ہوگیا کہ وصیت کردہ تمام کھانے فقراء کو دیئے جائیں اور فاتحہ کے کھانے کا مرسل الیہ فقراء ہیں نہ کہ اعلیٰ حضرت جس ملاں کو اتنا بھی شعور نہیں کہ مرسل الیہ ذات کون ہے اس کی جہالت عظمیٰ پر صد افسوس! ... باقی ما حلال چیز کی وصیت کرنا۔ تو یہ سنت رسول علیہ السلام ہے حضرت حنش کہتے ہیں کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ دو مینڈھے قربانی کرتے تھے۔ میں نے پوچھا۔ یہ کیوں؟ آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی تھی کہ میری طرف سے جانور قربانی کیا کرنا سو میں آپ کی طرف سے قربانی دیتا ہوں۔ مشکوٰۃ شریف عربی صفحہ ۱۲۸ مظاہر حق صفحہ ۴۹۳ جلد ۱ اس حدیث سے گوشت کی وصیت کرنا ثابت ہوگیا۔ اِذَا ثَبَتَ الْعَیْنُ ثَبَتَ الْحُکْمُ۔ جب پسندیدہ چیز کی وصیت سنت رسول ہے تو برا کیسے۔ علاوہ اور گوشت وغیرہ تمام حلال چیزوں کی وصیت عند الشرع جائز ہوئی۔ اب اگر کوئی خارجی کہے کہ حضور علیہ السلام کو آخری وقت بھی گوشت کھانے کی ہوس تھی۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ کوئی بد دین ہی یہ بات کہہ سکتا ہے۔ کیونکہ اہل اسلام کا یہ عقیدہ ہے کہ فاتحہ کے کھانے بعینہٖ نہیں پہنچتے بلکہ فی سبیل اللہ خیرات کا ثواب پہنچتا ہے۔

دیوبندی وہابی کی نقل کردہ عبارت صفحہ ۲ نمبر ۲

مسئلہ میت کے سوم (تیجہ یا قل) کا کس قدر وزن ہونا چاہیے؟ اگر چھوہاروں پر فاتحہ دلائی جائے تو ان کا کس قدر وزن ہو؟ الجواب۔ کوئی وزن شرعاً مقرر نہیں اتنے ہوں جس پر ستر ہزار عدد پورا ہوجائے

فتویٰ اعلیٰ حضرت عرفان شریعت حصہ اول صفحہ ۷

جواب۔ چھوہاروں پر شمار کرنے کے لئے حدیث ملاحظہ فرمائیے۔ خلاصہ اس کا یہ ہے۔ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک عورت کو دیکھا کہ گٹھلیاں یا کنکریاں سے بیٹھے ذکر اللہ شمار کررہی ہے۔ آپ نے اس کو منع نہیں فرمایا۔

جامع ترمذی عربی صفحہ ۱۱۱ جلد ۱

اس حدیث سے گٹھلیوں پر شمار کرنا تو ثابت ہوگیا۔ اب ستر ہزار کا حوالہ پیش خدمت ہے۔ نقل ہے کہ حضرت جنیدؒ کے کسی مرید کا رنگ یکایک متغیر ہوگیا۔ آپ نے سبب پوچھا تو بروئے مکاشفہ اس نے یہ کہا کہ اپنی ماں کو دوزخ میں دیکھتا ہوں۔ حضرت جنیدؒ نے ایک لاکھ یا پچھتر ہزار بار کبھی کلمہ پڑھا تھا یوں سمجھ کر کہ بعض روایتوں میں اس کلمہ کے ثواب پر وعدہ مغفرت ہے۔ اپنے جی ہی جی میں اس مرید کی ماں کو بخش دیا۔ تحذیر الناس صفحہ ۴۳

اب میں دیوبندی خارجی ملاں سے پوچھتا ہوں کہ اگر ستر ہزار کی گنتی ناجائز ہے تو اپنے مسلم بزرگ قاسم نانوتوی پر کیا فتویٰ دیں گے جن کی عقل ہوتی تو اتنی بے شعوری بات کبھی نہ کرتا۔

دیوبندی وہابی کی عبارت صفحہ ۳

ہندوستان دار السلام ہے ہرگز دار الحرب نہیں۔ عرفان شریعت صفحہ

جواب۔ ہندی وہابی کے مسلم بزرگ نے بھی ہندوستان کو دار السلام لکھا ہے۔ تحذیر الناس صفحہ

دیوبندی وہابی کی عبارت صفحہ ۷

رضا حسین، حسنین اور تم سب محبت و اتفاق سے رہو اور حتی الامکان اتباع شریعت نہ چھوڑو اور میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔ وصایا شریف صفحہ ۱۰

جواب :- اس عبارت میں اتباع شریعت کی وصیت ہے علاوہ ازیں اعلیٰ حضرت کو اپنے دین و مذہب پر مکمل اعتماد تھا اس لئے وصیت کردی وہابی کے بزرگوں کو اپنے دین و مذہب اور کتب پر مکمل اعتماد نہیں تھا اس لئے وصیت نہیں کی۔ کیونکہ ان کو اپنے کافر ہونے پر مکمل اعتماد تھا۔ حوالہ پیش خدمت کیا جاتا ہے تاکہ بات واضح ہو جائے کہ دیوبندیوں نے وصیت کیوں نہیں کی اس کی اصل وجہ کیا ہے۔ مرتضیٰ حسین چاندپوری دیوبندی اپنی کتاب " اشد العذاب " میں صفحہ ۱۳ پر لکھتا ہے۔

" خاں صاحب پر ان علمائے دیوبند کی تکفیر فرض تھی۔ اگر وہ ان کو کافر نہ کہتے تو خود کافر ہو جاتے "

دیوبندی وہابی کی عبارت ۵ صفحہ ۸ لیکن اصل عبارت یوں ہے

وہابیوں کے جھوٹے خدا

وہابی، ایسے کو خدا کہتا ہے جسے مکان، زمان، جہت، ماہیت، ترکیب عقلی سے پاک کہنا بدعت حقیقیہ کے قبیل سے اور صریح کفریات کے ساتھ گننے کے قابل ہے اس کا سچا ہونا کچھ ضروری نہیں جھوٹا بھی ہو سکتا ہے۔ ایسے کو جس کی بات پر اعتبار نہیں نہ اس کی کتاب قابل استناد نہ اس کا دین لائق اعتماد ایسے کو جس میں ہر عیب ونقص کی گنجائش ہے۔ جو کہ اپنی مشیت بنی رکھنے کو قصداً عیبی بننے سے بچاتا ہے چاہے تو ہر گندگی میں آلودہ ہو جائے۔ ایسے کو جس کا علم حاصل کرنے سے حاصل ہوتا ہے اس کا علم اس کے اختیار میں ہے چاہے تو جاہل رہے۔ ایسے کو جس کا بہکنا بھولنا۔ اونگھنا۔ غافل رہنا۔ ظالم ہونا حتیٰ کہ مر جانا سب کچھ ممکن ہے۔ کھانا، پینا، پیشاب کرنا۔ پاخانہ کرنا۔ ناچنا۔ تھرکنا وغیرہ لکھا۔ بحوالہ فتویٰ رضویہ صفحہ ۹۱ جلد ۱

جواب :- اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے دیوبندیوں وہابیوں کی کتب کے بے شمار حاشیوں پر نام لکھے ہیں جن کے حوالے یہ ہیں۔ مثلاً ایضاح الحق۔ اسماعیل دہلوی کی مع ترجمہ صفحہ ۳۵، ۳۶۔ سبحان السبوح، رسالہ یکروزہ فارسی (یہ رسالہ میرے پاس موجود ہے) تقویۃ الایمان۔ کنز الحقائق۔ فتاویٰ رشیدیہ کا حوالہ پیش کیا جاتا ہے تاکہ دیوبندی وہابی نجدی قوم کی تسلی ہو جائے۔

" الحاصل امکان کذب سے مراد دخول کذب تحت قدرت باری تعالیٰ ہے "

تھوڑا سا آگے چل کر یہ فیصلہ کن بات نقل ہے۔

" پس مذہب جمیع محققین اہل اسلام و صوفیائے کرام و علمائے عظام کا اس مسئلہ میں یہ ہے کہ کذب داخل تحت قدرت باری تعالیٰ ہے "

تھوڑا سا آگے چل کر پھر یوں نقل ہے۔ ...... " پس ثابت ہوا کہ کذب داخل تحت قدرت باری تعالیٰ ہے کیوں نہ ہو وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ "

فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۲۴۳ براہین قاطعہ صفحہ ۳۰۔

اسی طرح غیر مقلد نجدی وہابی وحید الزماں نے لکھا ہے

" يَقْدِرُ عَلَى الظُّلْمِ وَالْكَذِبِ " کنز الحقائق صفحہ ۹

مذکورہ عبارت سے صاف ظاہر ہو گیا جبکہ کذب تحت قدرت باری تعالیٰ ہے تو دیگر عیب بھی ماننے جائیں گے۔ حالانکہ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے۔

دیوبندی وہابی کی عبارت ۶ صفحہ ۹

یہ اشعار نقل کئے ہیں۔

۱۔ مشکلوں کو تو نے آساں کر دیا
اے رضا مشکل کشا دیکھا تجھے (حدائق دوم)

۲۔ ہر مرض کی شفا احمد رضا
دکھ درد کی دوا احمد رضا

نجدی وہابی! اپنے دامن میں ذرا جھانک۔ کیا گل کھلائے ہیں تیرے بزرگوں نے۔ اشعار حاضر خدمت کرتا ہوں۔ ذرا غور سے پڑھنا اور دل پر ہاتھ رکھ کر پڑھنا۔ مرثیہ محمود الحسن صہ ۹

جنید و شبلی و ثانی ابو مسعود انصاری | رشید ملت و دیں غوث اعظم قطب ربانی
حوائج دین و دنیا کے کہاں لے جائیں ہم یارب | گیا وہ قبلۂ حاجات روحانی و جسمانی
خدا ان کا مربی تھا وہ مربی تھے خلائق کے | میرے مولا میرے ہادی تھے بیشک شیخ ربانی

نجدی وہابی کے بزرگوں نے تو حد کر دی۔ رشید احمد کو غوث اعظم بنا، شبلی کا ثانی لکھ مارا۔ اور صحابی کا ثانی بنا دیا اور قبلۂ حاجات بھی لکھ دیا۔ روحانی اور جسمانی اور تمام مخلوق کے پالنے والا لکھ مارا۔ تو جناب پہلے اپنے بزرگوں کی صفائی پیش کریں پھر آگے چلیں۔ جو فتویٰ مدارج اعلیٰ حضرت پر ہوگا وہی فتویٰ جناب کے مسلم بزرگوں پر ہوگا۔ جوش میں آکر ہوش ہی کھو بیٹھے! دیوبندی وہابی صاحب تحریر کا میدان بڑا وسیع ہے۔ بڑ ہانکنے سے بات نہیں بنتی۔

دیوبندی وہابی کی عبارت ۲ صفحہ ۱۰

"سبحانی ما اعظم شانی" یہ جملہ حضرت بایزید بسطامی کی طرف منسوب ہے جو کہ بریلوی حضرات نے کیا ہے۔ دوسری عبارت یوں ہے کہتے ہیں ایک شخص حضرت بایزید کے دروازہ پر آیا اور کہا اے بایزید گھر میں موجود ہو؟ فرمایا "نہیں اللہ کے سوا گھر کوئی موجود نہیں۔"

بحوالہ فیوضات فریدیہ صہ ۴۳

جواب:۔ بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ کا کلام "سبحانی ما اعظم شانی" اور "میرے گھر میں اللہ کے سوا کوئی نہیں" یہ بریلوی حضرات کا اولیاء اللہ کی طرف منسوب نہیں بلکہ حقیقت ہے۔ دیوبندی نجدی وہابی نے بریلوی حضرات پر جھوٹ باندھا۔ جھوٹے پر خدا کی لعنت ہو۔ لیجئے اصل کتب کے حوالے نقل کئے جاتے ہیں جن میں دیوبندی وہابی کے مسلم بزرگ بھی شامل ہیں۔

قول ابن منصور الحلاج انا الحق و ابی یزید البسطامی سبحانی و امثال ایسا اولی و

انب آگفت۔ تھوڑا سا آگے نقل ہے۔ "در غلبۂ آں حال بایں الفاظ تکلم فرمودند"

مکتوبات مجدد صہ ۱۴۳ جلد اول مکتوب ۲۴۳۔ انفاس العارفین فارسی صہ ۱۰۲ اردو صہ ۱۹۳ مثنوی مولانا روم فارسی دفتر چہارم صہ ۵۲ طبع پشاور الافاضات الیومیہ صہ ۴۲ جلد ۲ اشرف علی تھانوی۔

مذکورہ تمام حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ ان دونوں بزرگوں نے یہ کلمات ضرور کہے ہیں۔ لیکن مجدد پاک رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا ہے کہ عالم سکر میں کہے ہیں۔ اشرف علی تھانوی صاحب نے تو بڑی وضاحت کے ساتھ لکھا ہے کہ ایسے لوگ صاحب حال گزرے ہیں۔ شاہ منصور حلاج والی عبارت کا جواب بھی ہو گیا جو کہ وہابی ملاں نے آگے نقل کی ہے۔ اور مجدد پاک نے تو فیصلہ ہی فرما دیا کہ خلاف شرع قول خواہ بایزید یا جنید و شبلی کا حجت نیست۔

دیوبندی وہابی کی عبارت ۳ صفحہ ۱۱

حضرت سیدی جنید بغدادی دجلہ پر تشریف لائے اور یا اللہ کہتے ہوئے اس پر زمین کی مثل چلنے لگے۔ بعد کو ایک شخص آیا اسے بھی پار جانے کی ضرورت تھی۔ کوئی کشتی اس وقت موجود نہ تھی۔ جب اس نے حضرت کو جاتے دیکھا عرض کی "میں کس طرح آؤں" فرمایا "یا جنید یا جنید کہتا ہوا چلا آ" اس نے یہی کیا اور دریا میں زمین کی طرح چلنے لگا۔ جب بیچ دریا کے پہنچا شیطان لعین نے دل میں وسوسہ ڈالا کہ حضرت خود تو یا اللہ کہیں اور مجھ سے "یا جنید" کہلواتے ہیں۔ میں بھی یا اللہ کیوں نہ کہوں۔ اس نے یا اللہ کہا اور ساتھ ہی غوطہ کھایا۔ پکارا حضرت میں چلا۔ فرمایا "وہی کہہ یا جنید یا جنید" جب کہا دریا سے پار ہوا عرض کیا "یہ کیا بات تھی؟ آپ اللہ کہیں تو پار ہوں میں کہوں تو غوطہ کھاؤں۔" فرمایا "اے نادان! ابھی تو جنید تک تو پہنچا نہیں اللہ تک رسائی کی ہوس ہے۔"

بحوالہ ملفوظات اعلیٰحضرت صہ ۱۱۶ جلد ۱

جواب:۔ نبی علیہ السلام کا فرمان ہے "جو شخص آدمیوں کی تعریف نہیں کرتا وہ

خدا تعالیٰ کی بھی تعریف نہیں کرتا۔ تفسیر عزیزی پارہ الستم اردو صفحہ ۱۹ طبع انڈیا

اس حدیث سے واضح ہو گیا کہ بندے کی تعریف، خدا کی تعریف ہے۔ بلکہ ذکر الصالحین بھی مشکل کشا ہے۔ حافظ الحدیث امام اجل سیدنا علامہ جلال الدین سیوطی یوں رقمطراز ہیں۔

ذکر الانبیاء عبادۃ وذکر الصالحین کفارۃ — الجامع الصغیر عربی صفحہ ۱۵

انبیاء علیہم السلام کا ذکر عبادت ہے اور صالحین کا ذکر گناہوں کا کفارہ ہے اور مشکل کشا بھی ہے۔ مذکورہ حدیث میں قید ہے کہ پہلے مومن بندے کا ذکر کرے تب خدا تعالیٰ کا ہوگا۔ بندے کا بندہ ہونا درست ہے۔ فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۴۹۸ شمائم امدادیہ صفحہ ۵۵-۸۴

حاجی امداد اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ جب بندہ اللہ تعالیٰ کے قریب ہو جاتا ہے تو فرمایا فھو یافی قرب نوافل ہے۔ حاجی امداد اللہ صاحب کا ایک اور حوالہ پڑھ کر اپنے بزرگوں کو داد دیجئے عبارت یوں ہے۔

یک بزرگ نے کسی کو قُل ھُوَ اللّٰہُ اَحَد تعلیم فرمایا اس نے قل ھو اللہ احد پڑھا کچھ اثر نہ ہوا۔ فرمایا تیری زبان سے پڑھو جیسا تعلیم کیا ہے"

شمائم امدادیہ صفحہ"

دیوبندیو! وہابیو! اگر یا جنید کہنا قابلِ گرفت ہے تو جناب کے مسلّم بزرگ نے تو صریحاً قرآن بگاڑنے کی تعلیم دی کہ قل ہو اللہ احد کی بجائے کُل ہو اللہ احد پڑھنے کی تلقین کی۔ اس نے صحیح پڑھا مگر اثر نہ ہوا۔ جناب کے بزرگ قرآن مجید بگاڑ کر پڑھیں تو فتویٰ نہیں دیتے حالانکہ صریحاً کفر ہے۔

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

اللہ تعالیٰ قرآن بگاڑنے والے بزرگوں سے پناہ دے۔ آمین ثم آمین

دیوبندی وہابی کی عبارت نمبر ۹ صفحہ ۱۱-۱۲
خلاصہ نمبر ۱ - مولوی مہانگ محمد اللہ

کا کہنا کہ اللہ اکبر میرا خاوند حیّ لا یموت ہے اور یہ مجھے بیوہ کئے دیتے ہیں ع۲ ان کا لباس زنانہ اور سرخ تھا۔ دیوبندی وہابی نے اعلیٰ حضرت کی عبارت میں خیانت کی ہے۔

اصل عبارت اس طرح ہے

سچے مجذوب کی یہ پہچان ہے۔ کہ شریعت مطہرہ کا کبھی مقابلہ نہ کرے گا

اعلیٰ حضرت آگے یوں رقم فرماتے ہیں کہ اندھی تقلید کے طور پر ان کے مزار کے بعض مجاوروں کو دیکھا کہ اب تک کڑے بالیاں اور جوشن پہنتے ہیں۔ یہ گمراہی ہے۔ صوفی صاحب تحقیق اور ان کا مقلد زندیق۔ ملفوظات اعلیٰحضرت صفحہ ۲۰ جلد ۳۔

اعلیٰحضرت نے تو نقل کر کے خود سچے مجذوب کی نشان دہی کر دی کہ خلاف شرع نہیں ہوتا اور جو کرے ایسے مجذوب کا مقلد گمراہ ہے۔ خط کشیدہ عبارت تو دیوبندی وہابی شیر مادر سمجھ کر پی گیا۔

دیوبندی وہابی کی عبارت نمبر ۱ صفحہ ۱۲

گر محمد نے محمد کو خدا مان لیا،
پھر تو سمجھو کہ مسلماں ہے دغاباز نہیں

بحوالہ دیوان محمدی صفحہ ۱۵۴ - وہابی صاحب پہلے اپنے بزرگوں کی صفائی پیش کریں جن کا عقیدہ بھی ان اشعار سے بہت ملتا جلتا ہے۔ جناب کے مسلّم بزرگ شاہ ولی اللہ دہلوی یوں رقمطراز ہیں۔

"آنکہ شما محمد می دانید نزدیک ما خدا است"

اور جس کو تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہو وہ ہمارے نزدیک خدا ہے

انفاس العارفین فارسی صفحہ ۱۰۶ اردو صفحہ ۱۰۳

بقول شاہ ولی اللہ بھی کافر ہو گئے۔ کہہ دو کہہ دو اب کہنے میں دیر کیسی؟ جو فتویٰ محمد یار گڑھی والے پر وہی فتویٰ شاہ ولی اللہ پر۔ حق بات کہنے سے روگرداں نہ ہونا چاہئے

اپنے بزرگوں کو بھی کافر کہئیے اور داد دیجیئے ۔

؎ خود آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

دیوبندی وہابی کی عبارت ص ۱۱ صفحہ ۱۲

انبیاء علیہم السلام کی قبور مطہرہ میں ازواج مطہرات پیش کی جاتی ہیں وہ ان کے ساتھ شب باشی فرماتے ہیں بحوالہ الملفوظات اعلیٰ حضرت ص ۲۷ جلد ۳

جواب :- اصل عبارت :- "نیز ازواج مطہرات پر عدت نہیں وہ اپنی قبور میں کھاتے پیتے ۔ نماز پڑھتے بلکہ سیدی محمد عبدالباقی زرقانی فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کی قبور مطہرہ میں ازواج مطہرات پیش کی جاتی ہیں وہ ان کے ساتھ شب باشی فرماتے ہیں"

خط کشیدہ الفاظ سے صاف واضح ہے کہ یہ عقیدہ اعلیٰ حضرت کا اپنا نہیں ہے بلکہ علامہ زرقانی کا ہے اور وہ ابن عقیل سے نقل کرتے ہیں۔ اگر یہ عبارت توہین آمیز ہے تو محدث زرقانی اور محدث ابن عقیل پر فتویٰ لگائیے کیونکہ اعلیٰ حضرت تو صرف ناقل ہیں ۔ باقی رہا شب باش ہونا تو یہ جناب کے مسلم بزرگ اشرف علی تھانوی کے پردادا کے متعلق حمد اللہ محدث سہارنپوری رقم طراز ہے ۔ ملاحظہ فرمائیے ۔ فرمایا میرے پردادا صاحب کا نام غلام فرید تھا ۔ ایک بارات کے ساتھ کیرانہ جا رہے تھے راستہ میں ڈاکوؤں نے گھیر لیا ۔ پردادا صاحب اچھے تیر انداز تھے ۔ بہلی میں بیٹھے بیٹھے تیر چلا رہے تھے ۔ کسی نے ان کو دیکھ لیا اور شہید کیا رات کو میری پردادی صاحبہ جس وقت جاگ رہی تھی ۔ تشریف لاتے اور باتیں کیں اور جاتے وقت کچھ مٹھائی اور بیل دے گئے کہ بچوں کو دے دیں [illegible] اور فرمایا اس کی کسی کو اطلاع نہ کریں ۔ چونکہ اس زمانہ کے لحاظ سے ایک بیوہ کے پاس مٹھائی کا آنا [illegible] تھا اس لئے پردادی صاحبہ نے اس کا اظہار کیا ۔ اس کے بعد وہ کبھی تشریف نہ لائے ۔

البصائر عربی حمد اللہ داجوی ص ۱۱۲ ۔ اکابر علماء دیوبند کا مذہب ص ۴۲

دیوبندیو اور وہابیو! خط کشیدہ عبارت کو پڑھو اور اپنی عقل کی فاتحہ خوانی کرو ۔ اس عبارت سے کئی مسئلے ثابت ہوئے ۔ اشرف علی تھانوی کے پردادا کا نام غلام فرید تھا اور شہید ہونے کے بعد اشرف علی تھانوی کا پردادا رات کو پردادی کے پاس شب باش ہوتا تھا اور مثل زندوں کے آتا تھا مٹھائی بھی دیتا تھا اور باتیں وغیرہ بھی کرتا تھا ۔ اب آپ ہی سوچیں کہ اگر اشرف علی کا پردادا شہید ہونے کے بعد بھی شب باش ہو سکتا ہے اور اس میں کوئی قباحت نہیں تو علامہ زرقانی کی عبارت میں بھی کوئی قباحت نہیں ۔

دیوبندی وہابی کی عبارت صفحہ ۱۳

دو اشعار لکھے ہیں

۱۔ شفا بیمار پاتے ہیں بطفیل حضرت عیسیٰ | ہے زندہ کر رہا مردے خرام احمد رضا خاں کا

۲۔ لاکھوں جلائے آپ نے ٹھوکر کے زور سے | اٹھتا نہیں مسیح سے مارا فرید کا

وہابی مولوی کا اپنے وہابی مولوی کے متعلق عقیدہ دیکھئے کیا لکھتے ہیں ۔

سامریان زمانہ سے بچایا دین کو | میں تو کہتا ہوں کہ ہیں موسیٰ عمران دونوں

قاسم خیر و رشید احمد ذیشان دونوں | مطلع ہیں مسیحائے زماں یوسف کنعاں دونوں

مرثیہ محمود الحسن ص ۲-۴

دیوبندی وہابی کا عقیدہ ثابت ہوا کہ یہ رشید احمد و قاسم نانوتوی کو نبی مانتے ہیں اور مسیحائے زماں یوسف کنعانی بھی ۔ نعوذ باللہ من ذالک

مذکورہ اشعار سے صاف ظاہر ہو گیا کہ مرزائیت کے ایجاد کرنے والے مرزائیت گر دیوبندی ہیں

دیوبندی وہابی کی عبارت صفحہ ۱۳

حضور صلی اللہ علیہ وسلم زوجین کے جفت ہونے کے وقت بھی حاضر و ناظر ہوتے ہیں ۔ بحوالہ مقیاس حنفیت مولانا محمد عمر اچھروی ص ۲۸۲

اصل واقعہ ۔ مختصراً واقعہ یہ ہے کہ سیدنا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السلام کو اپنے بچہ فوت ہو جانے کی اطلاع دی۔ تو آپؐ نے فرمایا اَعْرَسْتُمُ اللَّیْلَۃَ "کیا تم نے رات کو جماع کیا؟" سیدنا ابو طلحہؓ نے عرض کیا کہ ہاں۔ یا رسول اللہ! تو حضورؐ نے دعا فرمائی "اے اللہ! ان کے واسطے برکت نازل فرما" پس ان کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ یہ حدیث مسلم شریف صہ ۲۰۹ جلد ۲ میں ہے۔ حدیث پاک سے واضح ہوا کہ حضور علیہ السلام نے یہ واقعہ مشاہدہ فرمایا اور وحی کے ذریعہ سے آپؐ کو اطلاع نہیں دی گئی تو یہ بات واضح اور روشن ہو گئی کہ مرد و عورت کے مخصوص واقعات کا ملاحظہ فرمانا اعجازی ہے لیکن ایسے واقعات سے آپ اعراض فرما لیتے ہیں

دیوبندی وہابی کی عبارت صفحہ ۱۲

کسی نے بایزید بسطامی سے کہا کہ قیامت کے دن ہر ایک آدمی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے ہو گا۔ حضرت بایزید نے فرمایا کہ میرا جھنڈا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے سے زیادہ ہے

فیوضات فریدیہ صہ ۴۳

جواب ۔ اسی عبارت کا جواب شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ نے دیا ہے۔ عبارت یوں ہے۔ "دیدہ بودم شیخ بسطام میگوید لوائی ارفع من لواء محمد از غلبہ سکر ناشی اند"

مکتوبات مجدد فارسی صہ ۲۵۴ جلد اول طبع ترکی

اس کا ترجمہ شیخ بسطام نے فرمایا کہ میرا جھنڈا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے سے زیادہ بلند ہے غلبہ سکر کے باعث نہیں جانتا کہ اس جھنڈے کی بلندی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے سے نہیں ہے بلکہ ان ہی کے جھنڈے سے ہے۔ نقل کردہ عبارت سے واضح ہو گیا کہ متکلم کا کلام غلبہ سکر کی وجہ سے ہے

دیوبندی وہابی کا نقل کردہ شعر صفحہ ۱۲

تیرا (۱) تعظیمیت سرکار عرب کی تعظیم
ترجمہ اس کا، القرآن (۱) تیسرا

[illegible] اعلیٰ حضرت صہ ۳۹

جواب ۔ حضور علیہ السلام کا فرمان ہے "عالم کی زیارت میری زیارت ہے۔ عالم سے مصافحہ کرنا مجھ سے مصافحہ کرنا ہے۔ عالم کے پاس بیٹھنا میرے پاس بیٹھنا ہے۔ جس نے عالم کی عزت کی اس نے میری عزت کی"

تذکرۃ الواعظین عربی صہ ۲۶

مندرجہ بالا حدیث پاک کی روشنی میں نقل کردہ شعر میں کیا قباحت ہے؟

دیوبندی وہابی کے نقل کردہ اشعار صفحہ ۱۳

حشر کے دن جب کہیں سایہ نہ ہو	اپنے سائے میں چلا احمد رضا
حشر میں جب تپش قیامت کی تپش	اپنے دامن میں چھپا احمد رضا
جب زباں سوکھ جائیں [illegible]	جام کوثر کا پلا احمد رضا

لواء الحمد کے نیچے جگہ ہم کو ملے یارب
کہیں دل بھر کے نعرہ امام اہل سنت کا

نکیرین آ کے مرقد میں جو پوچھیں تو کس کا ہے
ادب سے سر جھکا کے لوں گا نام احمد رضا خاں کا

جواب ۔ دیوبندی نجدی وہابی! تو اپنے بزرگوں کی عقیدت مندی تو دیکھ رشید احمد اور قاسم نانوتوی کو کیا کیا القابات سے نوازتے ۔ درج ذیل آخری شعر کا مطلب آنکھیں کھول کر پڑھو اگر یہ شعر قابل گرفت نہیں ہیں تو اوپر والے کیسے ہو سکتے ہیں؟

میرے ہادی میرے رہبر میرے راہنما [illegible]	میرے آقا میرے مولیٰ میرے سلطان دونوں
وہ مناسب کہ تھا مابین خلیل و خاتم	رکھتے عیسیٰ سے ہیں ... یہ مہدی دوراں دونوں
مصطفیٰ حق عزوجل اور یہ دونوں قاسم	ہادی الخلق ہے اور منذر عصیاں دونوں
ان کی الفت میں مروں لے کے غلاموں میں چلیں	سینہ صد چاک ہوا اور آنکھیں ہوں گریاں دونوں
قبر سے اٹھ کے پکاروں جو رشید و قاسم	بوسہ دیں لب و [illegible] دونوں

مرثیہ محمود الحسن صہ ۳۰۲

دیوبندی وہابی کی نقل کردہ عبارت صفحہ ۱۳ کا جواب

مذکورہ عبارت سے صاف واضح ہے کہ مومن کی قبر سے جنت کی خوشبو آنا کوئی قباحت نہیں۔ دیوبند کے مدرسہ کی چھت جنت سے آ سکتی

موازنہ کریں کہ گستاخ کون ہے؟ ۔ خواب جو کہ پل صراط کے متعلق ہے قارئین کرام عبارت ملاحظہ فرمائیں ۔

۱۔ رَأَیْتُہٗ أَنَّہٗ یَسْقُطُ فَأَمْسَکْتُہٗ وَحَفِظْتُہٗ عَنِ السُّقُوْطِ

میں نے ایک رویا دیکھا کہ حضور علیہ السلام گر رہے ہیں (معاذ اللہ) اور میں نے آپ کو گرنے سے بچایا ۔ بلغۃ الحیران منہ صاعقۃ الرحمٰن صـ۴۳

۲۔ نبی پاک ؐ کا کھانا خود پکا کر کھلانا دیوبندیوں کے مہمانوں کو ۔ تذکرۃ الرشید صـ۲۶

نقل کردہ عبارت سے معلوم ہوا کہ دیوبندیوں خارجیوں کے نبی پل صراط پر گرنے والے ہیں اور ہمارے نبی علیہ السلام تو گرتوں کو تھامنے والے ہیں۔ تمہارے اور ہمارے نبی میں فرق واضح ہے ۔

دیوبندی وہابی کا نقل کردہ شعر صفحہ ۱۵

ترجمہ ۔ کوٹ مٹھن میں آ کر خیر الوریٰ
کا چہرہ دیکھ لے کیونکر فرید کی صورت
میں شہنشاہ حجاز یہاں آ گئے ہیں
دیوان محمدی صـ۱۵۱

جواب ۔ میں نے پہلے عرض کیا ہے۔ کہ ہمارے لئے ہر صوفی کی بات جو خلاف شرع ہو قابل حجت نہیں لیکن دیوبندی وہابی خارجی کی تسلی کے لئے اس کا عقیدہ نقل کئے دیتا ہوں ۔

از اکابر ایں طریق فرمودند کہ اگر حق جل وعلا در غیر صورت مرشد من تجلی فرماید بر مخیلہ مرا بدو التفات دیگر نیست ۔ صراط مستقیم فارسی صـ۱۱، اردو صـ۲۵

اس طریق کے بزرگوں میں سے ایک کا مقولہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ پیر مرشد کی صورت کے سوا کسی اور لباس میں تجلی فرماوے تو میں البتہ اس کی طرف توجہ نہ کروں گا
نقل کردہ عبارت اور دیوبندی وہابی مولوی نے تو خدا تعالیٰ کا مرشد کی صورت میں آنا ثابت کر دیا ..... مولوی جی! ادھر ایک فتویٰ صادر فرماویں۔ انصاف پسندی کا تقاضا تو یہی ہے ۔

ہے تو مومن کی قبر سے مدینہ پاک کی خوشبو آنا کوئی بعید نہیں جب کہ مومن کی قبر میں خود حضور علیہ السلام تشریف لاتے ہیں تو خوشبو کا آنا بڑی بات کیسے ہو گیا؟ باقی سرکار کا کسی مومن کے جنازہ میں شریک ہوتا تو یہ حضور کا کرم ہے۔ آقا اگر مقتدی ہو تب بھی آقا ہے اگر امام ہو تب بھی آقا ہے ۔

بخاری شریف کی حدیث ہے کہ جنگ تبوک میں نبی علیہ السلام نے سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی، سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی ۔ کیا امتی کا نبی کے آگے امام بننا توہین ہے؟ نہیں نہیں!! جس کو عقل و شعور ہو وہ دیوبندی وہابی ہوتا ہی نہیں ۔

حافظ الحدیث امام اجل سیدنا علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں

وَحُضُوْرِ جَنَازَةِ مَنْ مَاتَ مِنْ صَالِحِ أُمَّتِهٖ فَإِنَّ هٰذِهِ الْأُمُوْرَ مِنْ جُمْلَةِ اَشْغَالِهٖ فِي الْبَرْزَخِ كَمَا وَرَدَتْ بِذٰلِكَ الْأَحَادِيْثُ وَالْآثَارُ ۔
الحاوی للفتاوی صـ۱۵۳ جلد ۲

نقل کردہ عبارت سے ثابت ہوا کہ حضور علیہ السلام کا مومنوں کے جنازہ میں شامل ہونا شغل ہے

دیوبندی وہابی کی نقل کردہ عبارت صفحہ ۱۵

حضور علیہ السلام کی تشریف آوری پر مولانا نورانی اور دیگر علماء کرام استقبال اور قدم بوسی کے لئے بڑھتے نظر آتے ہیں اس دوران نورانی میاں کا عمامہ سر سے گر گیا تو حضور علیہ السلام نے اسے اٹھا کر دوبارہ ان کے سر پر رکھ دیا ۔
کتاب شاہ احمد نورانی صـ۱۵

جواب ۔ ہمارے آقا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام گرتوں کو تھامنے والے ہیں، آقا کا کسی امتی کے سر پر گرتی ہوئی چیز اٹھا کر رکھنا توہین نہیں بلکہ امتی کے لئے باعث فخر ہے۔ اب دیوبندی وہابی مولوی کی توہین آمیز عبارت نقل کی جاتی ہے اور دونوں کا

دیوبندی وہابی کا نقل کردہ درود و سلام صفحہ ۱۶

۱۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ وَعَلَی الْمَوْلَی الْھُمَامِ اِمَامِ اَھْلِ السُّنَّۃِ مُجَدِّدِ الشَّرِیْعَۃِ الْعَاطِرَۃِ مُؤَیِّدِ الْمِلَّۃِ الطَّاھِرَۃِ حضرۃ الشیخ اَحْمَدْ رَضَا خَان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بالرضا السرمدی۔ ۲۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ جَمِیْعًا وَعَلَی الشَّیْخِ مولانا محمد ریحان رضا القادری مد اللہ ظلہ۔

امام برحق احمد رضا سلام علیک
جناب نائب غوث الوریٰ سلام علیک

کبھی جو تیرا گذر ہو رضا کے روضہ پر
تو عرض کرنا میرا بھی صبا سلام علیک

غلام تیرے ہیں جوان کو سینے سے لگاتا ہے تو
قرآن کا حامی ہے احمد رضا سلام علیک

سنا ہے حشر میں گرمی کی تپش ہم کو
چھپا لے ہم کو تو زیر ردا سلام علیک

مدائح اعلیٰ حضرت صفحہ ۲۶

جواب۔ نقل کردہ عبارت، دیوبندی وہابی کی عقل کی ماتم خوانی کر رہی ہے۔ اس بے شعور کو اتنا بھی علم نہیں کہ صل وسلم وبارک یہ تینوں الفاظ مومن کامل کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ عبارت کا ترجمہ دیکھئے۔ اے اللہ! تو رحمت نازل فرما اور سلامت رکھ اور برکت دے۔ ان تینوں لفظوں میں کونسی قباحت ہے؟ قرآن کریم شاہد ہے ھُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَمَلٰئِکَتُہٗ (الآیہ) ... اللہ وہ ہے جو ایمان والوں پر رحمت نازل فرماتا ہے اور لفظ سلام کا جواز حدیث پاک میں موجود ہے اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ۔ عقل ہوتی تو ایسی بات نہ کرتے۔ دیوبندی نجدی وہابی کا قائم کردہ اعتراض خاک میں مل گیا اور اس کی غلاظت و خباثت باطنی کا بھی پتہ چل گیا۔

دیوبندی وہابی کی نقل کردہ عبارت صفحہ ۱۶ کا جواب

اہل حق تعلیم ظاہر کرنے کے بہانے لمبی عبارت لکھ دی۔ اصل دیکھو تو صلوٰۃ و سلام کا ہے جو کہ دیوبندی نجدی وہابی کا پرانا مرض ہے۔ درود شریف صلوٰۃ و سلام کے متعلق تو قرآن کریم میں نص موجود ہے۔

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (احزاب)

اور قرآن حکیم میں حکم مطلق ہے مقید نہیں۔ مطلق اپنی وجہ پر مطلق ہی رہتا ہے مقید نہیں ہوتا جب تک اس کے مقابل نص قطعی موجود نہ ہو۔ قرآن پاک میں صلوٰۃ و سلام پڑھنے کا حکم مطلق ہے۔ جس وقت پڑھے خواہ اذان سے قبل پڑھے یا بعد عند اللہ اجر ہوگا۔

دیوبندی وہابی کی نقل کردہ عبارت صفحہ ۱۷ کا جواب

بات تو صرف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم کے لئے کھڑے ہونے کی ہے جو کہ علامہ رضوی صاحب نے کی ہے کہ ترانہ بجے تو اٹھ کر کھڑے ہو جائیں اور صلوٰۃ و سلام پڑھتے وقت کھڑے ہونا بدعت ہے۔ ترانے کے لئے کھڑا ہونا کونسی شریعت اسلامیہ میں علت ہے؟ دیوبندی وہابی صاحب بتائیں۔ مخالفت تو صلوٰۃ و سلام کی ہے۔ اور بہانے بنا کر کبھی تعظیم کا سہارا لیتے ہو کبھی کسی اور پہلو کا۔

صد سالہ جشن دیوبند میں کرسی صدارت پر اندرا گاندھی کو بٹھا کر تعظیم کے لئے کھڑے ہونا کونسی شریعت ہے؟ حوالہ میرے پاس موجود ہے نوائے وقت ۳۱ مارچ [illegible]

دیوبندی وہابی کی نقل کردہ عبارت صفحہ ۱۷

ایک شخص خواجہ معین الدین چشتی کے پاس آیا۔ اور عرض کیا کہ

مجھے اپنا مرید بنا لیں۔ فرمایا کہو "لا الٰہ الا اللہ چشتی رسول اللہ"۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں چشتی اللہ کے رسول ہیں

فوائد فریدیہ صہ ۸۳

جواب — اس عبارت سے ملتی جلتی عبارت فوائد الفواد ملفوظات نظام الدین اولیاء میں موجود ہے۔ ایک شخص شیخ شبلی کی خدمت میں آیا اور کہا کہ میں آپ کا مرید ہونا چاہتا ہوں۔ شیخ شبلی نے کہا کہ اس شرط پر تمہیں اپنا مرید بنانا قبول کروں گا کہ جو میں حکم دوں وہ تم کرو گے۔ مرید نے کہا میں ایسا کروں گا۔ شبلی نے اس سے پوچھا تم کلمہ طیبہ کیسے پڑھتے ہو؟ مرید نے کہا میں اس طرح پڑھتا ہوں

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ — شبلی کہنے لگے کہ اب اس طرح پڑھو

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ شِبْلِیْ رَّسُوْلُ اللّٰہِ — مرید نے فی الفور اسی طرح پڑھ دیا۔

بعد ازاں شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ شبلی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں میں سے ایک غلام ہے اور اللہ کے رسول وہی ہیں میں تو اعتقاد کا امتحان کر رہا تھا۔

فوائد الفواد اردو صہ ۴۳

دیوبندی وہابی خارجی نے اصل عبارت میں خیانت کی ہے۔ اصل عبارت لکھتا تو جواب خود ہی ہو جاتا۔ متکلم نے کلام کرنے کے بعد خود اس کا رد فرما دیا کہ میں تو حضور کا ادنیٰ غلام ہوں رسول اللہ تو وہ ہیں۔ باقی رہا لزوم کفر، لزوم کفر تو ہے التزام کفر نہیں۔

لیجئے اپنے گھر کا حال دیکھئے جناب کے مسلم بزرگ کے مرید نے بھی پڑھا ہے۔ حوالہ اختصار سے نقل کیا جاتا ہے واقعہ لمبا ہے۔

وہ لیکن حالت خواب اور بیداری میں حضور ہی کا خیال تھا۔ لیکن حالت بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اسی بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جائے اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جاوے۔ ای خیال بندہ بیٹھ گیا

اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہی کہتا ہوں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا وَمَوْلَانَا اَشْرَفْ عَلِیْ حالانکہ اب بیدار ہوں خواب نہیں۔

الامداد صہ ۳۵ مصنف اشرف علی تھانوی

مذکورہ عبارت سے ثابت ہوا کہ اشرف علی تھانوی نے دعوی نبوت کیا تھا۔ اور مرید نے جب کلمہ شریف علی کا پڑھا تو وہ حالت بیداری میں تھا۔ خواب کی بات ہوتی تو دیوبندی وہابی اپنے بزرگ کے متعلق تاویل کر لیتا لیکن واقعہ بیداری کا ہے اور پڑھنے والے پر کوئی ڈانٹ نہیں کی کہ تو نے ایسا کلمہ خلاف شرع پڑھا۔ بس امت دیوبندیہ وہابیہ سے سوال کرتا ہوں کہ اشرف علی تھانوی کی کسی کتاب سے اس عبارت کی تردید دکھا دیں تو فی حوالہ ایک صد روپیہ انعام حاصل کریں۔

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ

شعر

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

ہم نے وہابی کی نقل کردہ عبارت کا رد خود متکلم کی زبان سے ثابت کر دیا ہے۔ اب وہابی کے ذمہ ہے کہ اشرف علی اور مرید کو مرتد ہونے سے بچائے اور حوالہ تردید کا پیش کرے۔

دیوبندی وہابی کی نقل کردہ عبارت صفحہ ۱ حضور پر نور اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ

جواب — میرے پاس بھی ایک مختصر ملفوظ شریف حضور پر نور حضرت پیر و مرشد قبلہ و کعبہ مدظلہ العالی کا موجود ہے

شمائم امدادیہ حصہ دوم صہ ۲۱

دیوبندی وہابی کی نقل کردہ عبارت صفحہ ۱۷

۱۔ حضرت فضیل بن عیاض نے فرمایا۔ "میں عرش، کرسی، لوح اور قلم ہوں میں جبرائیل، میکائیل، اسرافیل، عزرائیل ہوں۔ میں ہی موسیٰ، عیسیٰ اور محمد ہوں۔"

فوائد فریدیہ ص ۷۳

۲۔ رحمۃ للعالمین بشکل صدر دین۔ دیوان محمدی ص ۳۵

۳۔ اعلیٰ حضرت کے نام کے ساتھ سو مرتبہ رضی اللہ لکھا گیا یہ توہین صحابہ ہے (باغ فردوس)

جواب۔ پہلی عبارت کا جواب وہی ہے جو مجدد پاک علیہ الرحمہ نے بایزید بسطامی شاہ منصور حلاج کے متعلق دیا ہے۔ کہ صوفی کی بات غیر شرع غیر معتبر ہے۔ باقی تسلی کی خاطر حوالہ نقل کیا جاتا ہے۔

"فرمایا کرتے تھے۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک جماعت حق تعالیٰ کے دیدار کے لئے بھاگم بھاگ چلی جا رہی ہے۔ میں بھی اس جماعت میں ہوں۔ ایک مصفہ جگہ آئی اور عصر کی نماز کا وقت ہو گیا۔ ان تمام لوگوں کا مجھے امام بنایا جب نماز ختم ہو گئی میں اس جماعت کی طرف متوجہ ہوا اور پوچھا تم یہ تمام کوشش کس کی طلب میں کر رہے ہو؟ انہوں نے کہا حق تعالیٰ کی طلب میں۔ میں نے کہا میں وہی تو ہوں جس کی تم طلب کر رہے ہو۔"

انفاس العارفین اردو ص ۹۵ فارسی ص ۴۳

می فرمودند شبے در واقعہ دیدم گویا حضرت حق سبحانہ تعالیٰ در خانہ من تشریف آوردہ فرماتے ہیں کہ ایک شب میں نے واقعہ دیکھا کہ اللہ تعالیٰ میرے گھر میں تشریف لاتے ہیں۔

انفاس العارفین فارسی ص ۴۳ اردو ص ۹۵

ایک مجذوب اپنے آپ کو رب العالمین کہتے تھے اور ان کا خادم بھی رب العالمین کہلاتا۔

ارواح ثلاثہ ص ۲۹۱

حاجی امداد اللہ صاحب کے متعلق ان کا مرید کیا عقیدہ رکھتا ہے پڑھئے اور سوچئے۔

"اس زمانہ میں لوگوں نے اکثر یہی کہتے ہوئے سنا کہ آپ تو رحمۃ للعالمین ہیں! واقعی حضرت کی شان رحمت ہی رحمت تھی ایسا نفع عام اور تام خدا کہیں دیکھنے میں نہیں آیا! رحمۃ للعالمین حضور کا خاصہ نہیں۔ فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۱۰ معارف گنگوہی ص ۲۱

مذکورہ عبارات سے پتہ چلا کہ۔

۱۔ شاہ ولی اللہ کے باپ کا دعویٰ ثابت ہوا کہ وہ خدا ہیں۔

۲۔ خدا تعالیٰ مکان میں بھی آ سکتا ہے۔

۳۔ دیوبندی مجذوب رب العالمین ہے۔

۴۔ دیوبندیوں کے رحمۃ للعالمین حاجی امداد اللہ ہیں اور نفع تام دیتے ہیں۔ لیکن نبی علیہ السلام کے متعلق عقیدہ کہ وہ کسی کو نفع نہیں دیتے اور نفع کا اختیار ہی نہیں رکھتے۔ دیوبندیوں وہابیوں کا اپنے پیر کو نبی سے بڑھا دینا کفر نہیں تو کیا ہے؟

دیوبندی وہابی کی نقل کردہ عبارت صفحہ ۱۸

توہین صحابہؓ ۔ اعلیٰ حضرت کی کتابوں کی پیشانی پر مصنف کے کے لئے رضی اللہ عنہ لکھا جاتا ہے۔

جواب۔ اگر کوئی اسے لکھے تو توہین صحابہ اور اگر دیوبندی وہابی کے بزرگ لکھیں توہین اسلام؛ کتنی جہالت ہے! قائم کردہ اعتراض کا جواب خارجی ملاں کے گھر سے دیا جاتا ہے۔ پیش خدمت ہے

۱۔ مولوی محمد قاسم صاحب اور مولوی رشید احمد صاحب رضی اللہ عنہما چند روز کے بعد ایسے ہم سبق تھے کہ آخرت میں بھی ساتھ نہ چھوڑا۔ تذکرۃ الرشید ص ۴۶ ج ۱

۲۔ جس زمانہ میں احقر حضرت مرشدنا مولانا محمد رفیع الدین صاحب نقشبندی مجددی خلیفہ شاہ عبد الغنی مجددی رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر رہتا تھا۔

"تذکرۃ الرشید ص ۴۴ جلد ۲

دیوبندی، وہابی نجدی کی خباثت باطنی عجیب ہے کہ دوسروں پر توہین صحابہ کا فتویٰ لگا دیا اور خود اپنے بزرگوں کو رضی اللہ ثابت کر رہا ہے۔ کیوں جناب قاسم اور رشید رفیع الدین شاہ عبدالغنی کو رضی اللہ لکھنے والا کافر ہوا کہ نہیں اور تمہارے بقول توہین صحابہ کا مرتکب بھی ہو گیا۔ جناب تو اپنے فتوے کے مطابق خود ہی کافر ہو گئے اگر عقل ہوتی تو ایسی بات کیوں کرتے۔

دیوبندی وہابی کی نقل کردہ عبارت صفحہ ۱۹

اعلیٰ حضرت کے زہد و تقویٰ کا یہ عالم کہ میں نے بعض مشائخ کرام کو یہ کہتے سنا کہ ان کو دیکھ کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زیارت کا شوق کم ہو گیا۔

دیوبندی وہابی کی خباثت باطنی اور عبارت میں خیانت

اصل عبارت یوں نقل ہے۔ "زہد و تقویٰ کا یہ عالم کہ میں نے بعض مشائخ کو یہ کہتے سنا کہ اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ عنہ کے اتباع سنت کو دیکھ کر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی زیارت کا لطف آ گیا۔ یعنی اعلیٰ حضرت قبلہ صحابہ کرام کے زہد و تقویٰ کا مکمل نمونہ اور مظہر اتم ہیں

وصایا شریف صہ ۲۶

ہماری نقل کردہ عبارت اور نجدی خارجی کی عبارت پڑھ کر قارئین خود فیصلہ فرماویں کہ کس نے خیانت سے کام لیا ہے۔ عبارت کو توڑ موڑ کر نا خاص دیوبندی خارجیوں کی پرانی عادت ہے۔ اسی پر مولوی فاروقی دیوبندی خارجی نے پورا پورا عمل کیا ہے اور عبارت میں کذب بیانی سے کام لیا ہے۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین

دیوبندی وہابی کے نقل کردہ اشعار صفحہ ۲۱

عیاں ہے شان صدیقی تمہارے صدق و تقویٰ سے	کہیں اتقیٰ نہ کیوں کر جب کہ خیر الاتقیا تم ہو
جلال ہیبت فاروق اعظم آپ سے ظاہر	عدو اللہ پر ایک حربہ تیغ خدا تم ہو

جو اب ہمارے نقل کردہ حوالہ جات پڑھ کر نجدی مخبوط الحواس ہو جائے گا۔ ان اشعار و عبارتوں میں کفر نظر آتا ہے۔ نجدی پہلے اپنے دامن میں جھانکے پھر دوسروں کی طرف دیکھے۔ اشعار و عبارات مع حوالہ جات حاضر ہیں۔

فہیم محرم اسرار فضل الرحمٰن منبع امکان	نسیم فیض یزداں ابر رحمت ظل سبحانی
زباں پر اہل ہوا کی ہے کیوں اعلِ ہبل شاید	اٹھا عالم سے کوئی بانی اسلام کا ثانی
مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا	اس مسیحائی کو دیکھیں ذرا ابن مریم

مرثیہ محمود الحسن صہ ۲۶

رشید احمد کو یوسف ثانی کہا۔ تذکرۃ الرشید صہ ۲۲ جلد اوّل

رشید احمد گنگوہی کی سوانح رسول اللہ کی سوانح ہے (نعوذ باللہ) تذکرۃ الرشید صہ ۸
رشید احمد کی محفل سرکار دو عالم کی محفل کا نمونہ ہے (نعوذ باللہ) تذکرۃ الرشید صہ ۲۹ جلد ۲

دیوبندی وہابی کی نقل کردہ عبارت متعلقہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا صفحہ ۱۹ کا جواب

حدائق بخشش حصہ سوم کے متعلق ہمارے علماء کرام نے تردید کی ہے۔ یہ اعلیٰ حضرت کی نہیں۔ کسی نے لکھ کر اعلیٰ حضرت کے نام منسوب کر دی لہٰذا اس کی کوئی عبارت ہمارے لئے حجت نہیں ہے۔ زیر وزبر صہ ۳۰۳ علامہ ارشد القادری

دیوبندی وہابی کی نقل کردہ عبارت صہ ۱۹

بعنوان "حضرت ام المومنین محبوبہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وعلیہا وسلم (حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) کا روح اقدس سیدنا الغوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دودھ پلانا۔

جواب ۔ وہابی صاحب! اس میں قباحت کیا ہے؟ بلکہ اگر کوئی کام خرق عادت کے طور پر ہو تو وہ عقلاً نہ شرعاً محال ہے۔ جو ذات پاک اونٹنی کو پتھر سے پیدا

کر سکتی ہے وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا دوپٹہ غوث پاک کو پکڑا سکتی ہے

دیوبندی وہابی کی نقل کردہ عبارت بعنوان "توہین اولیا" صفحہ ۲۰ کا جواب

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ نے یہ واقعہ "الابریز" سے نقل کیا ہے جو کہ غوث وقت سید عبد العزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے۔ دیوبندی نجدی، عربی کی اصل عبارت پڑھتا تو خرافات نہ بکتا۔ عربی عبارت کے آخر میں یہ الفاظ ہیں۔

فَقَالَ مَنْ نَامَ عَلَى الْفِرَاشِ الرَّابِعِ، آپ نے فرمایا چوتھے بستر پر کون سو رہا تھا؟

ہم نجدی وہابی سے سوال کرتے ہیں کہ پوری عبارت میں کوئی جملہ ایسا دکھا دے جس سے ثابت ہو کہ حالت ہمبستری میں بچشم خود اس فعل کو دیکھ رہے تھے۔ شیخ تو خود فرما رہے ہیں کہ چوتھے بستر پر کون سو رہا تھا۔ کیا جو شخص آنکھیں کھول کر دیکھ رہا ہو اس کو نائم کہا جاتا ہے؟ نائم کا اطلاق اس شخص پر ہوتا ہے جو آنکھیں بند کرکے لیٹا ہو اگرچہ جاگ رہا ہو۔ باقی رہا شیخ کامل کا مرید کے ساتھ رہنا سو یہ تابع اور متبوع میں کمال اتحاد پر مبنی ہے

کتاب الابریز عربی صہ ۲۱ اردو صہ ۱۰۲

لیجئے اب دیوبندی نجدی وہابی کی اپنی عبارت ملاحظہ فرمائیے۔

حکایات نمبر ۳۰۴ خاں صاحب نے فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت گنگوہی جوش میں تھے اور تصور شیخ کا مسئلہ پیش تھا۔ فرمایا "کہہ دوں؟" عرض کیا گیا کہ فرمائیے۔ پھر فرمایا "کہہ دوں؟" عرض کیا گیا کہ فرمائیے۔ پھر فرمایا "کہہ دوں؟" عرض کیا گیا فرمائیے۔ تو فرمایا کہ تین سال کامل حضرت امداد کا چہرہ میرے قلب میں رہا ہے اور میں نے ان سے پوچھے بغیر کوئی کام نہیں کیا۔" پھر اور جوش آیا۔ فرمایا "کہہ دوں؟" عرض کیا گیا کہ حضرت ضرور فرمائیے۔

فرمایا "اتنے ہی سال حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے قلب میں رہے اور میں نے کوئی بات بغیر آپ سے پوچھے نہیں کی۔"

ارواح ثلاثہ صہ ۲۳۱

ہماری پیش کردہ عبارت دیوبندی نجدی پڑھیں اور سر پیٹیں کہ ان کے بزرگوں نے کیا لکھ مارا۔ گنگوہی صاحب تو کہتے ہیں کہ میرے قلب میں تین سال تک پیر و مرشد حاجی امداد اللہ کا چہرہ اور نبی علیہ السلام کا چہرہ رہا میں نے کوئی کام ان سے پوچھے بغیر نہیں کیا۔ کیا جس وقت اپنی بیوی سے ہمبستر ہوتے تھے اس وقت بھی پوچھ کر ہوتے تھے؟ اور ہمبستری کے وقت پیر صاحب اور نبی علیہ السلام دل میں ہوتے تھے؟ کیا یہ توہین رسول اللہ نہیں؟ کہ گنگوہی صاحب بیوی اور بیچ میں پیر اور رسول اللہ موجود ہوں۔ نعوذ باللہ من ذالک الخرافات۔ یہ واقعہ مذکورہ واقعہ سے زیادہ توہین آمیز نہیں کیا ہے؟ دیوبندی نجدی آنکھیں کھول کر پڑھے اور سر پیٹ لے۔ لیجئے اور شرمناک واقعہ ملاحظہ فرمائیں۔

"یہ دونوں حضرات بھی وہیں مجمع میں تشریف فرما تھے کہ حضرت گنگوہی نے حضرت نانوتوی سے محبت آمیز لہجہ میں کہا کہ یہاں لیٹ جاؤ۔ حضرت نانوتوی کچھ شرما سے گئے مگر حضرت نے پھر فرمایا تو بہت ادب کے ساتھ چت لیٹ گئے۔ حضرت بھی اسی چارپائی پر لیٹ گئے اور مولانا کی طرف کو کروٹ لے کر اپنا ہاتھ ان کے سینے پر رکھ دیا جیسے کوئی عاشق صادق اپنے قلب کو تسکین دیا کرتا ہے۔ مولانا ہر چند فرماتے ہیں کہ میاں کیا کر رہے ہو؟ یہ لوگ کیا کہیں گے؟ حضرت نے فرمایا "لوگ کہیں گے کہنے دو۔"

ارواح ثلاثہ صہ ۲۲۹ حکایت نمبر ۳۰۵

کیوں جناب! تسلی ہوئی کہ نہ؟ اب تو جناب کے غوث کا بھرے مجمع میں لونڈے بازی کرنا ثابت ہو گیا۔ کتنی شرم کی بات ہے کہ بھرے مجمع میں

بھی اپنی ہوس پوری کرنے سے باز نہیں آتے ۔ خط کشیدہ عبارت کو ذرا غور سے پڑھیں ۔ جن کے بزرگ الہام بازی کے شائق ہوں بھرے مجمع میں شرم محسوس نہ کریں تو ان کے چیلے اولیاء اللہ کے متعلق زبان درازی کرنے سے کیسے باز رہ سکتے ہیں ؟

دیوبندی وہابی کی نقل کردہ عبارت صفحہ ۳۰ ولی کی شرائط

عورت کی شرمگاہ میں کوئی نطفہ قرار نہیں پاتا مگر وہ کامل اس کو دیکھ رہا ہوتا ہے ۔ نجم الرحمن صہ ۱۰۶

جواب ۔ دیوبندی وہابی کی عبارت میں خیانت دیکھئے ۔ اصل عبارت امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب کے حاشیہ پر درج ہے جو کہ بریلوی حضرات کے ذمہ لگائی عبارت یوں ہے ۔

اما شیخنا سیدی علی الخواص فسمعتہ یقول لا یکمل الرجل عندنا حتی یعلم حرکات مریدہ فی انتقالہ فی الاصلاب وھو نطفۃ من یوم " الست بربکم " الی استقرارہ فی الجنۃ والنار ۔

الیواقیت والجواہر صہ ۱۶۵

یہ عبارت علی الخواص رحمۃ اللہ علیہ کی ہے ۔ اگر فتویٰ لگانا ہے تو ان پر لگائیے باقی رہا مشاہدہ کرنا تو یہ حدیث سے بھی ثابت ہے جو اس بات کی تائید کرتی ہے ۔

عروہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میدان بدر کو تشریف لے جا رہے تھے ۔ راستہ میں مقام روحاء پر ایک بدوی ملا لوگوں نے اس سے اہل مکہ کے متعلق خبر پوچھی ۔ لیکن اس کو کچھ خبر نہ تھی ۔ لوگوں نے اسے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کر ۔ اس نے پوچھا " کیا تم میں رسول اللہ ہیں ؟ " لوگوں نے کہا " ہاں " ۔

اعرابی نے کہا ، " اگر آپ اللہ کے رسول ہیں تو بتائیں کہ میری اونٹنی کے پیٹ میں کیا ہے ؟ " سلمہ بن سلامہ بن وقش ، جو ابھی بچے تھے ، اس نے کہا " تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ پوچھ ۔ میں تجھے بتاتا ہوں ۔ تو نے اس اونٹنی سے جفتی کی اور تیرا مضغہ اس کے پیٹ میں ہے "

مستدرک شریف صہ ۴۱۸ جلد ۳ البدایہ والنہایہ ابن کثیر صہ ۲۶۶ ج ۳

کیا اب بھی کوئی جاہل کہہ سکتا ہے کہ ماں کے رحم کا نطفہ ولی کامل سے پوشیدہ ہوتا ہے ؟

لیجئے اب دیوبندی وہابی مولوی کا تعارف دیکھئے ۔ وہ یوں رقم طراز ہے ۔

حکایت ۳۰ ۔ خانصاحب نے فرمایا کہ شاہ ولی اللہ صاحب بطن مادر میں تھے تو ان کے والد ماجد شاہ عبدالرحیم صاحب ایک دن خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضر ہوئے اور مراقب ہوگئے اور اول بہت تیز تھا خواجہ صاحب نے فرمایا کہ زوجہ تمہاری حاملہ ہے اور اس کے پیٹ میں قطب الاقطاب ہے اس کا نام قطب الدین احمد رکھنا ۔

ارواح ثلاثہ صہ ۲۶

نقل کردہ عبارت سے دونوں اعتراضات کا جواب ہوگیا ۔ ولی کی شرائط اور لونڈیا اور مزارات کا ۔

کیوں جناب ولی کامل کو نطفہ کا علم ہوا نہیں اور ساتھ ہی بیوی کا حاملہ ہونا قبر سے بتایا ۔ اور نام بھی رکھ دیا ۔ دیوبندی کا نام کردہ اعتراض وہابی کے گھر سے رفع ہوگیا ۔

اب رشید احمد گنگوہی کا عقیدہ ملاحظہ فرمائیے ۔

آپ کی قوت قدسیہ کے سامنے قریب و بعید اور حاضر و غائب ، امور تناع بلا یکساں تھے ۔ تذکرۃ الرشید صہ ۱۳۰ جلد ۱

دیوبندی وہابی کے نقل کردہ عنوانات صفحہ ۲۱-۲۲ محمد علی جناح کافر مرتد۔ قائد اعظم کافر

سب جماعتیں کافر ہیں بحوالہ تجانب اہل سنت ص ۳۲-۳۳ وغیرہ

الجواب :- قائد اعظم کو کافر تو تمہارے مسلم بزرگوں نے بھی کہا۔ حوالہ جات ملاحظہ فرمائیے۔

۱۔ کیا اسلامی جماعت کا قائد کسی فاسق وفاجر کو بنایا جا سکتا ہے؟ جبکہ سواد اعظم بھی مصر ہو کہ ہمارا قائد اعظم مسٹر جناح ہی ہے۔ کیا ہندوستان میں ہزاروں علماء اعلانا تبین رسول کے ہوتے ہوئے مسٹر جناح مسلمانوں کے قائد اعظم ہو سکتے ہیں؟ خطبات عثمانی ص ۱۲۰

۲۔ قائد اعظم، کافر اعظم ہے از شبیر احمد عثمانی ابو جہل ہے ص ۱۰۲

۳۔ پاکستان دیوبندیوں کی لاشوں پر بنے گا۔ ص ۱۰۰

۴۔ اگر نبوت ختم نہ ہوتی تو مہاتما گاندھی ہی نبی ہوتے ص ۴۹

مختصر میں دیوبندی مذہب کے "نفیس" عقائد پڑھیئے اور حیرانی کا مظاہرہ کیجئے۔

○ مذی میں مزہ ہے۔ الاضافات الیومیہ ص ۳۲ جلد ۱ اشرف علی تھانوی

○ فرج کو روٹی لگا کر کھانا دیوبندی مولوی کا۔ الاضافات الیومیہ ص ۲۲۴ جلد ۱

○ دیوبندیوں کا لذت فرج چکھنا اور نمکین بتانا۔ ″ ص ۲۲۳ جلد ۲

○ نیز اس کے متعلق میں نے ایک یہ بھی خواب دیکھا تھا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میرے مکان میں تشریف لانے والی ہیں۔ عقد ثانی کے لئے۔ الاضافات الیومیہ ص ۶۸ جلد ۱

○ دیوبندیوں کے رب المشرقین والمغربین حاجی امداد اللہ ہیں ″ ص ۱۳۱

○ اشرف علی تھانوی کا اپنے آپ کو خنزیر سے بدتر کہنا۔ الاضافات الیومیہ ص ۱۱۲ جلد ۴

○ عورت کی شرمگاہ کی مثال دانہ گیہوں کی طرح ہے۔ تذکرۃ الرشید ص ۲۰ جلد ۲

ہماری مطبوعات